Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۳۹/۷۴ — ہفتہ ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۰۹ھ یکم وفا ۱۳۶۸ ہش یکم جولائی ۱۹۸۹ء — نمبر ۱۴۸

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کے مطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لحظہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جس کو دل سے خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ ان کی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام پر فوت ہوں ایک کشف میں بھی انہوں نے دیکھا کہ مَیں طوس میں ہی مروں گا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی اُمید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر مَیں مر گیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ مَیں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اس لئے میں مسلمانوں کو دھوکا نہیں دینا چاہتا۔ اس کے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہو گئے اور پھر طوس گئے وہاں بیمار ہو کر مرے اور وہی دفن ہوئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۵۳)

"دیکھا جاتا ہے کہ جب بلا آتی ہے تو صدقہ خیرات کرنے سے ٹل جاتی ہے۔ صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ ایسی بلا کا قبل از وقت بیان نہیں ہوتا نہ اس کی پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور پیشگوئی میں بلا کا قبل از وقت بیان کر دیا جاتا ہے۔ بہرحال وہ بھی خدا تعالیٰ کے علم میں تو قبل از وقت ہی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں بار بار ذکر ہے کہ ہم نے فلاں قوم کی ہلاکت کا ارادہ کیا۔ مگر جب انہوں نے توبہ کی تو پھر عذابِ ہلاکت ٹل گیا۔ توریت میں بھی ذکر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے بار بار عذاب ٹلتا رہا۔ وعید میں تخلّف جائز ہے۔ اہلِ کتاب کا کوئی ایسا فرقہ نہیں کہ جو اسے نہ مانتا ہو۔ ہندو بھی مانتے ہیں کہ صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۵۷)

"بلاغت کا کمال یہ بھی ہے کہ ایک بات دوسرے کے دل تک پہنچائی جائے۔ ورنہ اگر کوئی کلام اس قابل ہو کہ آبِ زر سے لکھا جائے۔ مگر متکلم اسے سمجھ نہیں سکتا تو پھر وہ فصیح نہیں کہلائے گا۔ اس لئے کلام کرنے والے کو یہ تمام پہلو مدِّ نظر رکھنے چاہئیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶۰)

۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۸ جون ۱۹۸۹ء کو مکرم برادرم چوہدری محمد سلیم صاحب (لذیذ چرغہ ہاؤس) نمائندہ روزنامہ مساوات و روزنامہ حیدر ربوہ کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد ایک اور بیٹی سے نوازا ہے۔

نومولودہ حضور کی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف جھنگ صدر کی پوتی اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی آف ماڈل ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے۔

نومولودہ کا نام فاطمہ رابع سلیم تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے نومولودہ کی درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک احمد خالد
مینجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ

میرے لڑکے عزیزم مقصود الحق صاحب حال وارد مغربی جرمنی کو مورخہ ۸۹-۶-۱۹ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد انچارج مشنری انگلستان (ابن حضرت مولانا ابو العطاء صاحب) کا نواسہ ہے۔ اور وقف نو تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اس کا نام رضاء الحق تجویز فرمایا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کے لئے دعا کریں کہ وہ عمر پانے والا نیک اور خادمِ دین ہو۔

ابو المنیر نور الحق
دار الرحمت وسطی، ربوہ

بظاہر فاخرانہ لباس میں بھی تقویٰ موجود ہوتا ہے

حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا ایک واقعہ

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے ارشادات

"ہزاروں دفعہ ایسا بھی ہوگا کہ بظاہر لباس بڑے فاخرانہ ہیں دنیا داری کے نظر آتے ہیں اچھے اور قیمتی کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور فی الحقیقت ان کے اندر تقویٰ بھی موجود ہے۔

ایسا ہی واقعہ حضرت سیّد عبد القادر جیلانی کے ساتھ ہوا۔ اتنا بڑا مقام ہے آپ کی ولایت کا، اتنا عظیم الشان مقام کہ حضرت اقدس ... نے اس کی تصدیق فرمائی اور بڑی محبت کا اظہار فرمایا۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ بڑا فاخرانہ لباس پہنا کرتے تھے۔ یعنی دنیا جس کو فاخرانہ سمجھتی تھی۔ بڑے قیمتی قیمتی جوڑے بہت اعلیٰ قسم کے سجے ہوئے جن پر ہاتھ کی سب زینتیں لگائی ہوئی ہوتی تھیں وہ آپ استعمال کرتے تھے۔ تو کسی مرید نے لاعلمی میں سوال کر دیا کہ حضرت! آپ اتنے بزرگ ہو کے لباس کیوں اچھا پہنتے ہیں؟ انہوں نے کہا اچھا کیا تم نے پوچھ لیا، بدظنی نہیں کی۔ خدا کی قسم! میں کوئی جوڑا نہیں پہنتا جب تک میرا خدا مجھے نہیں کہتا کہ عبد القادر! اُٹھ اور یہ کپڑے پہن۔ میں ان کپڑوں سے بے نیاز ہوں۔ میرے مولا کی ایک یہ بھی نظر ہے۔ دنیا کو سبق دینے کی۔"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم وفا ۱۳۶۸ہش یکم جولائی ۱۹۸۹ء

ہمارا دفاع - ہماری دعا

ہمارا دفاع ہماری دعا ہے اور یہ ایسا دفاع ہے کہ نہ اسے کوئی بُرا کہہ سکتا ہے اور نہ اسے کوئی روک سکتا ہے۔ دفاع تو کسی بھی قسم کا ہو جائز اور درست سمجھا جاتا ہے اور ہر شخص کا بنیادی حق مانا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی کا دفاع دعا ہو یعنی وہ حملوں پر حملے ہوتے دیکھ کر صرف اپنے اللہ سے مدد مانگے اور یہ چاہے کہ اسے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھا جائے اور مخالف کے حملوں کو ناکارہ بنا دیا جائے تو یہ ایسا حق ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ چھیننے کی کوشش بھی کرے تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہ خدا کی شان ہے کہ جو شخص اس قسم کے دفاع کا حق استعمال کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ نہ صرف مخالف کے حملوں سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ مخالف کی تیز دھار کو بھی کند کر دیتا ہے اور اس کی مخالفانہ طاقتوں کو اسی کے خلاف استعمال ہونے کی قوت بخش دیتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسی باتوں کو دنیا کے سامنے ایک چمکتا ہوا نشان بنا کے رکھ دیتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے دعا کو صرف اور صرف اپنے دفاع کے لئے استعمال کرے۔

ہمیں فی زمانہ ہر طرح تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہماری زندگی کو قدغن کے نرغے میں لایا جا رہا ہے۔ یہاں وہاں ہر جگہ سے تکلیف دہ خبریں آتی ہیں اور ہر اہلِ دل جانتا ہے۔ گو بر ملا کہتے ڈرتا ہے۔ کہ یہ حرکات انسانیت سوز ہیں اور یہ حالات زیادہ دیر قائم نہ رہ سکیں گے۔ لیکن ہو یہ سب کچھ رہا ہے۔ ابھی کل ہی کی خبر ہے کہ ایک احمدی کو اس لئے گرفتار کر لیا گیا کہ وہ اپنی جماعت کے لوگوں سے جماعت کے مقرر کردہ اصولوں اور قواعد و ضوابط کے مطابق چندہ وصول کر رہا ہے۔ وہ کسی غیر سے مانگتا تو بات بھی تھی۔ کسی سے زبردستی کچھ لیتا تو قابل گرفت بھی ہوتا۔ یا ایک اور کو گرفتار کر لیا کہ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور کتاب بھی ایسی جس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ مخالفت برائے مخالفت کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن کب تک۔ یہ بات کب تک چلے گی۔ ایسا کرنے والے کب تک یہ سب کچھ کرتے رہیں گے۔ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ ہمارا دفاع ہماری دعا ہے اور دعا تمام سرحدیں عبور کر جایا کرتی ہے وہ زمین کو گھیرے میں لے لیتی ہے اور آسمانوں تک پہنچ جاتی ہے وہ دنیا کے تمام عناصر پہ حاوی ہو جاتی ہے اور ہر بات بدل کے رکھ دیتی ہے۔ کیا اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔

تُو نے اقرار کیا بھی تو ادھورا ہو گا
مَیں نے پیمان جو باندھا ہے وہ پورا ہو گا
دے لگام اپنی طبیعت کو دگر نہ اے دوست
گڑ سمجھتا ہے جسے تو وہ دھتورا ہو گا

ابو الاقبال

غزل

غیر کے گھر سے، میرے گھر تک کل یا پرسوں آئے گا
اتنی مُسافت میں لوگوں کو کتنے رنگ دکھائے گا

دھوپ بھنی سرسوں کی کیاری میں آنکھوں سے برکھا برسی،
یاد کی وادی میں یہ لمحہ، کیا کیا شور مچائے گا

پھر وہ شاعر رات گئے اس شہر میں تنہا پھرتا ہے
اس سے کہنا صبر کرے ملنے کا موسم آئے گا

ایک اندھیرا آنکھ جھپک کر لاکھ اندھیرے لاتا ہے
چاند کی نظریں دیپک پر ہیں، دیپک جلتا جائے گا

رات کی کالی چادر لے کر دن بھر سوئے رہتے ہو
دیکھیں کب وہ سورج بن کر تمہیں جگانے آئے گا

ساری رات وہ ساتھ رہا سائے کی طرح لیکن کچھ دُور
ہم بھی ساتھ لگے رہتے ہیں، کبھی تو مِل ہی جائے گا

عہد محبت باندھ لیا ہے، سر پہ کفن بھی باندھو تو!
آنے والا دور تمہارے پیار کے گیت سنائے گا

غالب احمد

مضمون نگار حضرات سے گذارش

لکھئے اور ضرور لکھئے۔ ہم آپ کے مضامین کے منتظر رہتے ہیں، لیکن مضمون کے ساتھ آپکا پورا نام اور پتہ ضرور درج ہونا چاہئیے چاہے اس سے پہلے آپ کے متعدد مضامین شائع ہو چکے ہوں۔ ہر مضمون کے ساتھ نام اور پورا پتہ ہماری دفتری ضرورت ہے۔

(مدیر)

میاں عبدالحی سابق مربی انڈونیشیا

یاد رفتگاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم میاں وزیر محمد صاحب آف لاہور

کئی دفعہ یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے والد مرحوم اور والدہ مرحومہ کے بعض حالات ضبط تحریر میں لاؤں لیکن سستی سمجھئے یا گوناگوں مصروفیات۔ تا ایں دم دلی خواہش کو پورا نہ کر سکا۔

میرے والد صاحب میاں وزیر محمد صاحب لاہور محلہ بھاٹی گیٹ کے رہنے والے تھے دہلی دروازہ کی میاں فیملی جس کے نمایاں افراد میاں چراغ دین صاحب میاں معراج الدین صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب جو کہ مرہم عیسیٰ کے نام سے مشہور تھے میاں تاج دین صاحب وغیرہ تھے۔ ان سے ہمارے آباء واجداد کی رشتہ داریاں تھیں۔

میرے والد صاحب کی عمر ابھی قریباً سولہ سال کی تھی کہ آپ اکیلے ہی لاہور سے قادیان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ بٹالہ سے قادیان پا پیادہ پہنچے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ میرے والد صاحب کی بیعت کے جلد بعد ہی میرے دادا جان میاں غلام محمد صاحب نے بھی بیعت کر لی اور کچھ عرصہ کے بعد بھاٹی گیٹ کے رشتہ دار اور بعض دوسرے افراد بھی جماعت میں داخل ہو گئے۔ میرے دادا جان کو آنحضرت صلعم اور قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ اور جن دنوں میرے والد پیدا ہوئے تھے دادا جان کثرت سے تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے میرے والد کی عمر قریباً حضرت فضل عمر کے برابر تھی اور جلد ہی اپنے محبوب آقا کے محبوب فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سے خادمانہ تعلقات پیدا کر لئے اور جب ۱۹۱۴ء میں حضور کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کی امامت کی خلعت سے نوازا تو والد صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ میرے والد کی پہلی شادی لاہور میں ہی ہوئی تھی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا بھی عطا کیا تھا۔ جس کا نام نصیر احمد تھا۔ لیکن میری یہ پہلی والدہ جلد فوت ہو گئیں۔ میرے والد صاحب نے حضرت مولانا نورالدین قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر کی منشاء کے مطابق حضرت مولوی محمد علی صاحب آف بدوملہی کی بیٹی سعیدہ بیگم صاحبہ سے شادی کر لی۔ میری والدہ نے عزیزم نصیر احمد کو پیار سے پالا۔ لیکن وہ چار سال کی عمر میں ہی وفات پا گیا۔ اسی طرح میری والدہ کے بطن سے دو بچے پیدا ہو کر بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ یعنی عبدالقادر اور سلطان احمد۔ میرے والد صاحب کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بہت محبت اور عقیدت تھی اسی وجہ سے حضرت فضل عمر نے میری والدہ کے بطن سے پیدا ہونے والے پہلے بیٹے کا نام عبدالقادر رکھا۔ پے در پے تین بچوں کی وفات کے نتیجہ میں میرے والدین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ آئندہ جو بچہ پیدا ہوگا۔ اس کی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کر دیں گے۔ جب میں پیدا ہوا تو میری خالہ جو کہ مکرم خانصاحب فرزند علی خاں صاحب کے چھوٹے بھائی میرے خالو جان حکیم بابو عبدالعزیز صاحب کی اہلیہ اور مکرم عبدالرشید صاحب ونگ کمانڈر کی والدہ ہیں مجھے گود میں اٹھا کر حضرت فضل عمر کے پاس لے گئیں اور درخواست کی کہ اسکی درازئ عمر کے لئے دعا کریں اور نام بھی رکھ دیں۔ حضور نے نیک فال کے طور پر عبدالحی نام رکھا۔ میرے والدین نے مجھے بتایا تھا کہ دو سال تک زیادہ تر اسہال کی تکلیف مجھے رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں صغر سنی کی موت سے محفوظ رہا۔ میرے بعد بھی کئی بچے فوت ہوئے ہم گیارہ بچوں میں سے صرف چار زندہ رہے۔

میرے والد لاہور میں جنرل پوسٹ آفس میں ملازم تھے جس دفتر میں آپ کام کرتے تھے۔ وہاں ایک متعصب ہندو بھی ملازم تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بد زبانی کرتا رہتا تھا۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ تم سوالات بے شک کرو لیکن میرے آقا کی توہین مت کرو۔ وہ بھاری بھرکم انسان تھا۔ میرے والد صاحب پتلے دبلے انسان تھے۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ اگر تم باز نہ آئے تو میں تم سے مقابلہ کروں گا۔ اس نے مذاق میں اڑا دیا۔ اس کے بعد جب اس نے آنحضرت صلعم کے خلاف پھر گستاخی کی تو میرے والد صاحب نے اسے ہاتھوں میں لے کر زمین پر پٹخ کے رکھ دیا اس کے بعد وہ ہندو بالکل خاموش ہو گیا۔

کبڈی کا میچ

جیسا کہ پرانے احمدیوں کو اچھی طرح سے معلوم ہے پارٹیشن سے قبل کے زمانہ میں قادیان میں اور قادیان کے گرد و نواح کے دیہات میں اکثر کبڈی کے میچ ہوتے رہتے تھے۔ قادیان کی ٹیم بہت مضبوط اور پھرتیلی تھی اس زمانہ میں مکرم سعید احمد صاحب مکرم خواجہ محمد امین صاحب۔ مکرم عبدالواحد صاحب۔ مکرم صادق صاحب آف لاہور وغیرہ کھلاڑیوں نے اس علاقہ میں اپنی دھاک بٹھا دی تھی۔ قادیان کے باہر بعض دفعہ سکھوں سے بھی مقابلے ہوتے کئی بار شکست کو قریب ہوتے دیکھ کر سکھ کھلاڑی اور دوسرے افراد مشتعل ہو کر دنگا فساد پر اتر آتے تھے۔

ایک دفعہ قادیان میں یہ خبر پہنچی کہ سکھ کھلاڑیوں اور ان کے دوسرے بھائی بندوں نے احمدیوں کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ میری عمر اس وقت زیادہ سے زیادہ ۱۲ برس کی تھی۔ میرے والد صاحب جوشیلے تھے۔ لیکن ان میں تحمل کی صفت بھی نمایاں تھی۔ انہوں نے بڑے تحمل سے مجھے کہا کہ میرے ساتھ چلو گے۔ میں خوشی خوشی تیار ہو گیا۔ ہم دونوں قادیان سے باہر احمدی کھلاڑیوں اور دوسرے احمدیوں کی مدد کے لئے روانہ ہو گئے۔ لیکن ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے تو ہم نے اپنے کھلاڑیوں اور دوسرے احمدیوں کو فتح و ظفر کے ساتھ واپس آتے دیکھا۔

سچ کے معاملہ میں غیرت

ایک دفعہ مجھ سے ایک پیالی ٹوٹ گئی والد صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے پیالی توڑی ہے۔ مجھے ڈر تو لگا لیکن میں نے صاف طور پر کہہ دیا کہ ہاں مجھ سے پیالی ٹوٹ گئی ہے۔ انہوں نے بڑے جذبہ سے کہا کہ مجھے پیالی کے ٹوٹنے کا ذرہ بھر افسوس نہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے سچ بولا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ محض نصائح کا زیادہ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ عملی نمونہ اصل چیز ہے۔

اپنی ملازمت کے نتیجہ میں سچائی پر ثابت قدمی

میرے والد صاحب کو مرض دمہ کا عارضہ تھا۔ محکمہ کے افسر نے کہا کہ چونکہ آپ کو دمہ کی بیماری ہے اس لئے ہم آپ کو پنشن کی عمر سے قبل ہی فارغ کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ آپ کہہ دیں کہ میں صحت مند ہوں اور بیماری سنگین نہیں اور میں میڈیکل رپورٹ آپ کے حق میں کر دوں گا۔ میرے والد صاحب نے جواب دیا کہ میں اپنی ملازمت کی خاطر جھوٹ نہیں بولوں گا۔ چنانچہ جب ان سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے برملا یہ کہہ دیا۔ کہ ہاں مجھے دمہ کی شکایت ہے۔ چنانچہ آپکو ملازمت کی معیاد سے قبل ہی فارغ کر دیا گیا۔ اور پنشن صرف ۲۵ فی صد ملی۔ اس کے بعد آپ قادیان تشریف لے گئے اور آمدنی کو پورا کرنے کے لئے انگریزی اور حساب کے مضامین ٹیوشن پر پڑھانا شروع کر دیئے۔ آپ بہت اچھی طرح سے پڑھاتے تھے آپ کی پنشن ۱۹۳۲ء میں ہوئی اور ۱۹۳۵ء میں ۴۵ سال کی عمر میں آپ وفات پا گئے۔

اولاد سے شفقت

اولاد سے والدین کو طبعاً محبت ہوتی ہے۔ لیکن محبت اور شفقت کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ بعض والد تربیت کی خاطر اپنا رعب قائم رکھتے ہیں۔ میرے والد صاحب میں رعب بھی تھا۔ لیکن ظاہری طور پر بھی شفقت کا اظہار کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب میں بچہ ہی تھا۔ مجھے کہنے لگے کہ تم مجھ سے ڈرتے ہو اور اس وجہ سے کوئی بات نہیں کرتے۔ ڈرنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم والد کو فراموش کر دو۔ جو بھی سوال تمہارے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ تم بے دھڑک ہو کر مجھ سے سوال کرو۔ مجھے اور کیا چاہیئے تھا۔ میں اپنے ابا جان سے باتیں کرتا رہتا۔ اور وہ میری باتوں کا اس رنگ میں جواب دیتے جیسے دوست دوستوں کو جواب دیتے ہیں۔ معلوم نہیں بچہ ہونے کی وجہ سے میں کیا کیا باتیں کر جاتا تھا لیکن انہوں نے کبھی اپنے چہرے میں تیوری کا شک نہیں آنے دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک DEBATE میں کامیابی

جب میں دسویں کلاس میں تھا تو دسویں اور نویں کلاس میں اردو زبان میں DEBATE ہوا۔ ہمارا موضوع ڈکٹیٹر شپ تھا۔ اور نویں کلاس کا جمہوریت۔ خاکسار اپنی ٹیم کا لیڈر تھا۔ خدا کے فضل سے ہم جیت گئے کسی شخص نے میرے والد کو بتایا کہ تمہارے بیٹے کی ابتدائی تقریر اور آخری تقریر دونوں ہی بہت اچھی تھیں۔ والد صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ میں نے جواب دیا کہ شرم آتی تھی۔ بہت خوش ہوئے۔

ہیڈ ماسٹر کی طرف سے میرے والد صاحب کے نام خط

ایک دفعہ ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی محمد الدین صاحب نے میرے والد صاحب کو خط لکھا کہ آپ کا بیٹا میٹرک کے امتحان میں وظیفہ کا حقدار بن سکتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنا خط درست کرے۔ دوسرے یہ کہ محنت کرے میرا خط شروع سے ہی خراب ہے اور بعض دفعہ میں لوگوں سے کہتا ہوں کہ میرا خط بہت اچھا ہے۔ وہ حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ اپنی تعریف آپ کرتا ہے۔ لیکن اس کے بعد میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ اتنا اچھا ہے کہ بعض دفعہ میں اپنے لکھے ہوئے الفاظ بھی نہیں پڑھ سکتا مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کے خط کے بعد میں نے زیادہ محنت شروع کردی۔ لیکن جلد ہی میرے والد صاحب وفات پا گئے۔ اور اس وقت ہمیں علم نہ تھا کہ بیوہ کی پنشن کے لئے بھی درخواست دی جاسکتی ہے۔ اس لئے میں نے انگریزی اور حساب کی ٹیوشن شروع کردی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امتحان کی اچھی طرح سے تیاری نہ کرسکا۔ گو اچھے نمبر پر پاس ہوا لیکن وظیفہ نہ لے سکا۔

کیونکہ میرے والد کو حساب سے شغف تھا اور ٹیوشن بھی کرتے تھے اس لئے میں ان سے مشکل سوال حل کرنے کے لئے مدد کا خواستگار ہوا کرتا تھا ایک دفعہ مجھ سے کہنے لگے کہ خود حل کرنے کی بھی کوشش کیا کرو۔ میں نے ان کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے حساب کی کتاب کی مشقوں سے مدد لے کر سوال حل کرنے شروع کر دیئے۔ اور پھر اس کے بعد مجھے آپ سے مدد لینے کی ضرورت نہ پڑی۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھ سے پوچھا کہ اب تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو یہ خدشہ تھا کہ میرا بیٹا ڈر یا شرم کے مارے نہیں پوچھتا۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی نصیحت پر عمل کر کے خود حل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے۔

ایک واقعہ

والد صاحب پیش از وقت پنشن کے بعد قادیان تشریف لے آئے دمہ کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ دیر تک چل نہیں سکتے تھے۔ ایک دفعہ میری والدہ نے کہا کہ کبھی کبھی بیت مبارک میں نماز پڑھنے چلے جایا کریں۔ ایک تو بیت مبارک میں نماز پڑھنا ہی سعادت کی علامت ہے۔ دوسرے آپ کو چونکہ حضرت فضل عمر سے اخلاص اور پیار ہے۔ حضور سے ملاقات بھی ہوجایا کرے گی۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ بیت مبارک نماز پڑھنے چلے گئے واپس آکر بڑے مزے سے اپنا قصہ سنایا کہنے لگے سعیدہ تم مجھے کہتی ہو کہ حضور سے ملا کروں آج حضور نے مجھ سے پوچھا۔ تمہارے کتنے بچے ہیں میں نے جواب دیا حضور ۵ بجے کا وقت ہے۔ میرے والد صاحب سن تو لیتے تھے لیکن قدرے ثقل سماعت کا عارضہ تھا۔ یہی حال میرا ہے۔ اپنے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کی باتیں سن لیتا ہوں۔ لیکن اگر محفل پندرہ بیس افراد کی ہو۔ تو بعض دفعہ تو ٹھیک سن لیتا ہوں اور بعض دفعہ غلط سنتا ہوں۔ اس کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ ایسے مواقع پر میں اپنے خیالات کی دنیا بسا لیتا ہوں اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ طبیعت میں غیر حاضری کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

قادیان سے محبت

میرے والدین کو قادیان سے بہت محبت تھی۔ اسی محبت کا نتیجہ ہے کہ ہم سب بہن بھائی قادیان میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہ والدہ ہمیشہ اپنے میاں سے دور قادیان میں رہتی تھیں وہ لاہور میں رہتی تھیں۔ لیکن بچے کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل اور کچھ عرصہ بعد قادیان میں ہی دن گذارتی تھیں میرے والد صاحب کو چونکہ خود قادیان سے محبت تھی۔ اس لئے والدہ صاحبہ کے اس طریق کو پسند کرتے تھے۔

ایک دفعہ میں والد کے ساتھ قادیان سے لاہور سفر کر رہا تھا (لاہور میں تعلیم پاتا تھا) جب ہم لاہور میں پہنچے تو تانگہ میں بیٹھ کر والد صاحب نے کہا کہ میں قادیان کے لئے بہت اداس ہوں۔ میں اپنی چھوٹی عمر کے تقاضے سے حیران و ششدر تھا کہ لاہور میں اتنی رونق اور گہما گہمی ہے لیکن میرے ابا لاہور آکر اداس ہو گئے ہیں۔

درس قرآن

والد صاحب کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی اور قرآن کریم کے معارف سننے کے عاشق تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ قادیان میں رمضان کے مہینہ میں بیت اقصیٰ میں جو درس قرآن ہوتا تھا۔ خاکسار اس میں بلاناغہ شامل ہوتا تھا۔ بے شک بچپن کی عمر میں قرآن کریم کے سارے غوامض سمجھ میں نہیں آسکتے تھے۔ لیکن بچپن میں درس سننے کا یقیناً فائدہ ہوتا ہے۔ وہ درس ایک بیج بن جاتا ہے۔

خطبات جمعہ

والد صاحب کا طریق یہ تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد گھر واپس آکر مجھ سے دریافت کرتے کہ خطبہ کا مضمون کیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ میں پوری توجہ سے خطبہ سنتا تھا۔ اور گھر آکر خلاصہ سنا دیتا تھا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی طرف سے خراج تحسین

۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ کے دوران ایک تقریب میں خاکسار نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ خاکسار کے والد صاحب لاہور بھاٹی گیٹ میں رہنے والے تھے۔ میں نے والد صاحب کا نام بھی لیا۔ کہنے لگے وہ میاں وزیر محمد صاحب جن کی چھوٹی سی داڑھی تھی (میرے والد صاحب کی داڑھی تھوڑی سی صرف ٹھوڑی پر تھی) اور پتلے دبلے آدمی تھے۔ میں نے کہا ہاں چوہدری صاحب فرمانے لگے کہ "وہ ہماری مجلس عاملہ کے ستون تھے"۔

میرے والد صاحب گو بھاٹی گیٹ کے مکین تھے۔ لیکن آخری عمر کا کچھ حصہ دہلی دروازہ کی بیت الذکر کے پاس ایک مکان میں گذارا۔ اور میں نے انہیں دفتری کام کے بعد زیادہ تر جماعت کے کاموں میں معروف پایا وہ جماعت لاہور کی عاملہ میں ایک نمایاں فرد تھے۔ اس امر کا علم مجھے مکرم چوہدری صاحب کے ذریعہ بھی ہوا۔

والد صاحب کے تعلقات حضرت عبدالعزیز صاحب عرف بھائی مغل صاحب سے بہت گہرے تھے۔ اسی طرح مکرم خدا بخش صاحب۔ سید دلاور شاہ صاحب وغیرہ سے بھی دوستی کے گہرے مراسم تھے۔ نماز جمعہ کے بعد بالعموم احمدیت کے یہ پروانے گھنٹوں بیت احمد میں بیٹھ کر جماعت کے متعلق باتیں کرتے رہتے تھے۔ اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری نعمتیں انکی نظر میں اس نعمت کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔

والد صاحب کی وفات

والد صاحب کو دمہ کی بیماری تھی۔ پنشن کے بعد چند سال انہوں نے قادیان میں گذارے۔ ایک دفعہ ہمارے کرایہ کے مکان کے سامنے (محلہ دارالرحمت) ایک بزرگ احمدی دوست کے مکان کی بنیاد رکھنے کے لئے حضرت فضل عمر تشریف لائے۔ والد صاحب اس تقریب میں حضور سے ملے بڑے ہشاش بشاش تھے۔ صحت خراب تو تھی۔ لیکن یہ خیال نہ تھا کہ اتنی جلد دنیا سے گزر جائیں گے اس واقعہ کے ایک ہفتہ بعد وہ زیادہ بیمار ہو گئے اور دو تین روز کی بیماری نے ہی ان کی زندگی کی طاقتیں کھینچ لیں۔ جب ان کی حالت زیادہ نازک ہو گئی۔ میں ڈاکٹر کو بلانے کے لئے گیا۔ لیکن جب میں ڈاکٹر کو لے کر واپس آیا تو میرے والد صاحب آخرت کے سفر پر روانہ ہو چکے تھے وفات ۱۹۳۵ء میں رمضان کی یکم تاریخ کو ہوئی۔ مجھے حضرت فضل عمر کا وہ واقعہ یاد آگیا جب حضور نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی میت کے سامنے کھڑے ہو کر عہد کیا تھا کہ اگر خدانخواستہ ساری جماعت بھی سلسلہ کو چھوڑ دے تو میں اکیلا اس پیغام کو دنیا میں پھیلاؤں گا ہمارے پیارے محمود کا یہ فقرہ ہی واضح کرتا ہے کہ حضور کا سلسلہ سے چولی دامن کا ساتھ تھا اور وقت آنے پر وہی اس سلسلہ کی انقلابی لیڈرشپ کے مستحق ثابت ہوئے۔

حضور کا اپنا مقام ہے اور ایسا فقرہ صرف حضور جیسا انسان ہی کہہ سکتا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کا یہ حق (یا یہ کہوں کہ فرض ہے) کہ اپنے کسی بزرگ کی وفات پر وہ یہ عہد کرے کہ میں اپنے آخری سانس تک احمدیت کا فدائی رہوں گا۔ اور بیعت کا مفہوم بھی

(باقی صـ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمغنی زاہد

یاسر عرفات کا دورۂ پاکستان

آزاد فلسطینی ریاست کے صدر عزت مآب یاسر عرفات نے ۲۴ جون کو پاکستان کا ایک روزہ سرکاری دورہ کیا گذشتہ چھ ماہ کے دوران ان کا یہ پاکستان کا دوسرا دورہ تھا۔ اس سے برادر فلسطینی عوام اور جناب یاسر عرفات کی پاکستان سے خصوصی محبت اور اعتماد کا اظہار ہوتا ہے

۲۴ جون کو وہ ماسکو سے سیدھے اسلام آباد آئے تھے۔ ہوائی اڈے پر وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو، وفاقی وزراء اور اعلیٰ حکام نے معزز مہمان کا استقبال کیا۔ صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان سے مختصر ملاقات کے بعد وہ ان کے ہمراہ قومی اسمبلی کے ایوان میں پہنچے۔ جہاں انہوں نے پاکستانی قوم کے منتخب نمائندوں سے ایک تاریخی خطاب فرمایا۔

جناب یاسر عرفات نے اپنی مادری زبان عربی میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے ہوئے نہائت مؤثر انداز میں تحریک آزادی فلسطین کے سیاسی نکتہ نظر اور فلسطینی بھائیوں کی عظیم قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے یہودیوں کے ان ظالمانہ اقدام کو نہائت دردناک انداز میں بیان کیا جو وہ بے بس اور نہتے فلسطینیوں پر ڈھا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گذشتہ ۱۹ ماہ کی انتفادہ کی تحریک کے دوران صیہونیوں نے اب تک آٹھ سو فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے۔ ۴۴ ہزار زخمی ہوئے ہیں اور چھ ہزار افراد ان مظالم کے نتیجے میں مستقل طور پر معذور ہو چکے ہیں۔

جناب یاسر عرفات نے کہا کہ یہ مظالم فلسطینی عوام کے جذبہ حریت کو کمزور کرنے میں قطعی ناکام ہوئے ہیں۔ جو آخری فتح تک اپنی جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ نہتے عوام پر گولیوں کی بارش، زہریلے بم، اجتماعی سزاؤں کا نفاذ، تعلیمی اداروں کا بند کرنا وہاں کا روز کا معمول بن چکا ہے۔ ظالم یہودی چھوٹے چھوٹے بچوں اور خواتین پر بھی بے انتہا مظالم ڈھا رہے ہیں اس وقت ۵۰ ہزار سے زائد حریت پسند فلسطینی مرد، عورتیں اور معصوم بچے اسرائیلی جیلوں میں بند ہیں۔

جناب یاسر عرفات نے پاکستانی اسمبلی کو نہائت فخر کے ساتھ بتایا کہ آپ کے فلسطینی بھائی اپنے علم و فن اور سائنسی مہارت میں یہودیوں سے کسی طرح کم نہیں اس مظلوم قوم میں بکثرت ماہرین تعلیم، سکالرز، اور اعلیٰ پائے کے سائنسدان موجود ہیں۔ جو اپنے پیشے میں اسرائیلیوں سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت صرف امریکہ میں ۲ لاکھ سے زائد فلسطینی آباد ہیں جن میں سے ۲ ہزار پروفیسرز اور سکالرز ہیں۔ جو تمام کے تمام آزادی فلسطین کے عزم پر قائم ہیں۔ ہماری قوم اپنے سروں پر کفن باندھ کر نکل آئی ہے۔ اور ہم آخر دم تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

فلسطینی رہنما نے امریکی لیڈروں سے مطالبہ کیا کہ وہ فلسطین میں بھی اسی طرح کے انتخابات کروائیں جیسے ان کے پیش کردہ فارمولا کے تحت نمیبیا میں ہونے والے ہیں۔ بصورت دیگر اسرائیلی حکام کی طرف سے کروائے گئے کوئی انتخابات فلسطینیوں کو قابل قبول نہیں ہونگے۔

جناب یاسر عرفات نے اپنی تقریر میں مسئلہ افغانستان کا ذکر بھی کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہاں خون خرابہ بند ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے فریقین کو تلقین کی کہ وہ اس مسئلہ کا سیاسی حل ڈھونڈنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے پیش کش کی کہ وہ ثالثی کا رول ادا کرنے کیلئے بھی تیار ہیں جناب یاسر عرفات نے پرزور الفاظ میں تنبیہہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس مسئلہ کو باہمی گفتگو اور مذاکرات کے ذریعہ حل کرنے کی سنجیدگی کے ساتھ کوشش نہ کی گئی تو افغانستان ایک دوسرا لبنان بھی بن سکتا ہے۔

ہمارے قابل احترام مہمان نے اپنے مختصر قیام کے دوران افغان عبوری حکومت کے لیڈروں سے بھی ملاقات کی اور اس عشائیہ میں بھی شریک ہوئے جو وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان کے اعزاز میں دیا تھا۔ جناب یاسر عرفات اسی شب اسلام آباد سے شمالی کوریا کیلئے روانہ ہو گئے۔

شذرات

ایروگرام

کب شروع ہوا۔ اور کیسے

۱۹۴۵ء میں نائیجیریا گیا تو اس وقت حضرت مولانا جلال الدین شمس انگلستان میں تھے۔ میں نے انہیں تعارفی خط لکھا تو ان کا ایک نہایت پیارا محبت بھرا جواب آیا اور اس طرح خط و کتابت جاری ہو گئی ان کا دوسرا خط ملا تو اس میں لکھا تھا کہ اس سے پہلے آپ کو ایک ایروگرام بھیجا ہے۔ میں نے ایروگرام کا نام اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ آج تو یہ بات عجیب لگتی ہے۔ لیکن یہ بات ہے ۱۹۴۵ء کی۔ جب ایروگرام کا لفظ عام نہیں ہوا تھا۔ بہر حال آہستہ آہستہ پتہ چل گیا کہ ایروگرام کسے کہتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی پتہ چلا کہ ایروگرام ۱۸۷۰ء، ۱۸۷۱ء میں یوں ایجاد ہوا تھا کہ اس وقت پیرس محاصرے کی صورت میں تھا۔ باہر کی دنیا سے اس کا رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ اس وقت غبارے یا کبوتر ہی پیغام رسانی کے کام آتے تھے اور اس لئے اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ خط نہایت کم وزن کا ہونا چاہیئے۔ لفافے میں تو بعض اوقات انسان اتنے کاغذ ٹھونس دیتا ہے کہ لفافے کا پیٹ ضرورت سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن کم وزن رکھنے کے لئے یہ ایروگرام ایجاد کیا گیا تھا۔ اس وقت اسے ایئر لیٹر شیٹ یعنی ہوائی خط کا ورق کہا جاتا تھا اور اسے تیار بھی نجی طور پر کیا جاتا تھا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اسے حکومت کی پذیرائی حاصل ہو گئی۔ اس وقت اس کی شکل بالکل ایسی تھی جیسا کہ آج کل جوابی پوسٹ کارڈ کی ہوتی ہے۔ یہ مختلف رنگوں میں تیار کئے جاتے تھے۔ اور انکے اوپر بیلون یعنی غبارہ وغیرہ کا لفظ لکھا ہوتا تھا۔ کہتے ہیں پہلا غبارہ جس نے پیرس سے یہ ڈاک اٹھائی نیپچون تھا جسے جولیس ڈیوروف JULES DURUOF اڑاتے تھے اور اس میں ۲۷۵ پونڈ تک ڈاک اٹھائی جا سکتی تھی۔ پہلی دفعہ ۲۳-۹-۱۸۷۰ کو یہ ڈاک اٹھائی گئی اور ۲۸-۱-۱۸۷۱ جبکہ محاصرہ ختم ہوا تب ۲۵ لاکھ خطوط اس ذریعے سے اِدھر اُدھر پہنچائے گئے جب یہ ضرورت ختم ہو گئی تو اسطرح کی ڈاک کا بھی کوئی جواز نہ رہا۔ لیکن چونکہ اس نے اپنی افادیت ثابت کردی تھی اسلئے کسی نہ کسی طرح یہ خیال جاری رہا۔ ۱۹۱۱ء میں باقاعدہ ہوائی ڈاک کا اہتمام کیا گیا لیکن جہاں تک ایئر لیٹر اوراق کا تعلق ہے وہ ۱۸۷۱ء کے بعد ۱۹۲۹ء میں دوبارہ استعمال میں آئے۔ یہ استعمال پہلے کولمبیا میں اور پھر جرمنی میں کیا گیا۔ سب سے پہلا ایئر لیٹر جو باقاعدہ چھپا ہوا تھا جو جون ۲۰-۱۹۲۹ء کو گوئٹے مالا میں جاری کیا گیا۔ اسکی ضرورت اندرونی ڈاک کیلئے تھی نہ کہ دنیا بھر میں خط لے جانے کا وسیلہ۔ لیکن اس وقت تک ان اوراق پر قیمت درج نہیں ہوتی تھی۔ خط بھیجنے والا خود اس پر ضرورت کے مطابق ٹکٹ لگاتا تھا۔ اس سارے عرصے میں اگرچہ ڈاک کا یہ طریق پھیل تو نہ سکا لیکن ختم بھی نہ ہوا۔ اسلئے کہ ہلکا پھلکا ہونے کی وجہ سے اسکی افادیت ظاہر و باہر تھی جنگ میں یہ طریق جاری رہا خاص طور پر جنوب مشرقی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ میں برطانوی نوجوانوں نے اس کا استعمال جاری رکھا۔ جب پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی تو ہلکی پھلکی ڈاک کی ضرورت نے پھر اپنے آپ کو ایک لازمہ حیات کے طور پر متعارف کرا دیا۔ مقصد یہ تھا کہ جنگ کے میدان میں لڑنے والے فوجی اور ان کے افرادِ خانہ میں رابطہ قائم رہے۔ پہلی دفعہ ۱۹۳۲ء میں ان ایئر لیٹر اوراق پر ایروگرام چھاپا گیا لیکن اس وقت بھی ان پر ٹکٹ خود لگانی پڑتی تھی۔ موجودہ وقت میں جو ایئر لیٹر استعمال کئے جا رہے ہیں ان کا سہرا عراق کے سر ہے، اس پر ٹکٹ کی رقم درج ہوتی تھی اور سب سے پہلے ۱۵ فلس اس پر لکھے گئے۔ اس پر کنگ فیصل اوّل کی تصویر تھی اور پہلی دفعہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء کو اس ایئر لیٹر کا استعمال سامنے آیا۔ اس وقت تک یورپ اور امریکہ میں ایئر لیٹر خاصے مقبول ہو چکے تھے۔ لیکن ان پر بھی ٹکٹ خود لگانی پڑتی تھی۔ جنگ عظیم دوئم میں برطانوی فوج نے جو ایئر لیٹر استعمال کئے ان کے باہر لائنیں ہوتی تھیں، تاکہ اندر کا لکھا ہوا باہر سے پڑھا نہ جا سکے۔ اور اسی لئے ان کو دو دفعہ دہرا کرنا پڑتا تھا۔ جنگ کے خاتمے پر ایروگرام نے اپنے آپ کو دنیا بھر میں مستقل طور پر قائم کر لیا تھا۔ فوجوں کے لئے عوام الناس کو بھی یہ سہولت بہم پہنچا دی گئی۔ جہاں تک یونیورسل پوسٹل یونین کا تعلق ہے۔ اس نے اپنی تیرھویں کانگریس کے موقعہ پر جو برسلز میں ۱۹۵۲ء کے وسط میں منعقد کی گئی تھی۔ اس ایئر لیٹر یا ایروگرام کو منظور کر لیا۔ اور اس کا نام رکھا ایروگرام۔ اسی وقت یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ اس ایروگرام میں کوئی اور چیز رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی اور چونکہ لوگوں کو اس بات کی واقفیت نہیں تھی اس لئے وہ ایروگرام میں کچھ نہ کچھ رکھ دیتے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں ایروگرام پر یہ لفظ چھپنے لگے کہ اگر اس ایروگرام میں کچھ رکھا گیا تو اسے عام ڈاک کے ذریعے بھیجا جائے گا۔ پاکستان نے سب سے پہلے اپنے ایروگرام اس طرح استعمال کئے کہ ہندوستانی ایئر لیٹر پر پاکستان کا لفظ لکھ دیا۔ ایسا تقریباً ۱۹۴۸ء میں کیا گیا۔ جہاں تک پاکستان میں چھپنے والے ایروگرام کا تعلق ہے۔ یہ پہلی دفعہ ۱۴ اگست ۱۹۵۵ء کو سامنے آیا۔ اور اس پر "اندرونی ایروگرام" لکھا ہوتا تھا۔ یہ ایروگرام مشرقی اور مغربی پاکستان کیلئے استعمال کیا جاتا تھا اور اسکی ٹکٹ چھپی ہوتی تھی۔ اس کی قیمت ۲ آنے تھی۔ یورپ کے لئے جو ایروگرام

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○۔ مکرم چوہدری غلام عباس صاحب نمبردار چک نمبر ۳۳ ضلع سرگودھا کا میو ہسپتال میں معدے کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○۔ مکرم حامیم باجوہ صاحب چک نمبر ۱۱۶/۱۲ ایل ضلع ساہیوال کی والدہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور ان کے بھائی محمد یامین صاحب عرصہ دو سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

○۔ محترم ناصر احمد صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی بیٹی جس کی عمر ایک سال ہے اکثر بیمار رہتی ہے۔

○۔ مکرم حنیف احمد صاحب باربر گول بازار ربوہ کی اکلوتی بیٹی (جس کی والدہ وفات پاچکی ہیں) بیمار ہے۔

○۔ مکرم میجر سید محمود احمد شاہ (آف کراچی) کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔

○۔ میرے چچا مکرم عبدالرشید صاحب کراچی میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ جگر خراب ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ ابھی تک آرام نہیں آیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامل شفا عطا فرمائے۔

انتقال پُر ملال

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم ماسٹر محمد انور چوہان صاحب (جو اپنی پنجابی نظموں کی وجہ سے جماعت میں بہت مشہور تھے) تقریباً چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ اپریل ۸۹ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۶۲ سال تھی۔ آپ موضع تارڈ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ والد کا نام ماسٹر اللہ لوک صاحب تھا۔ موصوف کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اسی غرض کے لئے پنجابی میں نظمیں کہتے۔ جو بہت مقبول ہوئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

جماعتِ احمدیہ فیصل آباد کے دیرینہ خادم محترم شیخ محمد یوسف صاحب کے برادر نسبتی محترم شیخ عبدالقیوم صاحب آف چنیوٹ طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۹ مئی بروز پیر صبح سویرے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

فیصل آباد میں نماز جنازہ کے بعد شام کو بیت المہدی ربوہ کے پاس دوبارہ نماز جنازہ ہوئی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ لیجا کر تدفین عمل میں آئی۔

محترم شیخ صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی تصنیفات سے خاص محبت تھی۔ زندگی بھر دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ کتب کے پھیلاؤ کا آپ کو ہمیشہ شوق رہا۔

آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کی بیوہ خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کی صاحبزادی ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیوہ اور دیگر لواحقین کو ہر طرح صبر جمیل بخشے اور آپ کو بلند مقاماتِ قرب سے نوازے۔

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ فیصل آباد)

میری اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ۱۸ جون بروز اتوار جہلم میں رحلت فرما گئیں۔ اسی روز آپ کا جنازہ جہلم سے ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز فجر نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بعدہ موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔

(عبدالرحیم ۔ ایجنٹ الفضل جہلم)

خاکسار کے بہنوئی ماسٹر غلام رسول صاحب کراچی میں ۲۸ مئی ۸۹ء کو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے۔ کراچی سے میت ربوہ لائی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ بہت دُعاگو اور نیک انسان تھے۔ نصیر احمد شاہد مربی آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) کے والد تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

محمد صدیق ڈرائیور خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سانحہ ارتحال

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ میاں عبدالعزیز صاحب مغل ۷ جون بروز بدھ ۱۹۸۹ء کو بعمر ۹۲ سال اپنے گاؤں گلیانہ ضلع گجرات میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں، اسی دن شام ان کے بیٹے ناصر احمد صاحب جنازہ ربوہ لائے اور رات ۱۱ ½ بجے تدفین عمل میں آئی۔

قبر تیار ہونے پر مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب نے دعا کرائی۔ احباب

شکریہ و درخواست دُعا

جماعت احمدیہ فیصل آباد اور جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے متعلقہ عہدیدار حضرات ہمارے دلی شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں کہ انہوں نے تحریک جدید کے وعدہ جات کے ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے شبانہ روز محنت اور منظم کوشش فرمائی اور کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ دیگر جماعتوں کو بھی اسکی توفیق سعید بخشے۔

قارئین کرام سے بھی ان کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

شکریہ احباب

خاکسار کا ۲۰ مارچ کو راولپنڈی میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ میں اب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہوں، میں ان سب احباب کا شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے اپنی دعاؤں میں شامل کیا۔ نیز ادارہ الفضل کا اور خصوصاً مکرم جناب چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اس عاجز کیلئے بارہا اعلانات شائع کروائے۔

(سید محمد امین گردیزی)

بقیہ: ایروگرام

استعمال کیا جاتا تھا اس کی قیمت ۶ آنے تھی، ۱۹۶۱ء میں مختلف قسم کے ایروگرام جاری کئے گئے۔ جن پر سیاحوں کے لئے مناظر اور ایسی ہی دیگر چیزیں چھاپی جاتی تھیں۔ تو دیکھا آپ نے اب یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایروگرام ہمیشہ سے ہی موجود رہا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے ۱۹۴۵ء میں بھی جب میں نے نائیجیریا میں پہلی دفعہ ایروگرام کا لفظ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے خط میں پڑھا تو مجھے تعجب سا ہوا کہ ایروگرام کیا ہوتا ہے۔ بہرحال اب دنیا بھر میں ایروگرام استعمال کیا جاتا ہے اور بچہ بچہ جانتا ہے کہ ایروگرام اور عام لفافے والے خط میں کیا فرق ہے۔

بقیہ: بیاں وزیر محمد

تو یہی ہے۔ قصہ مختصر کہ مجھے یہ عہد کرنے کی توفیق ملی۔ میں نہیں جانتا کہ کس حد تک اس عہد کو نبھا سکا ہوں۔ ہماری تو حیثیت ہی کچھ نہیں لیکن حضرت بانی سلسلہ جیسا عظیم وجود یہ فرماتا ہے کہ

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا فضل
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

تو ہمارے پاس تو ایسی بے بضاعتی اور غفلت کے لئے کوئی الفاظ ہی باقی نہیں رہے۔ اے اللہ تو ہر ایک دین حق پر قائم رہنے والے انسان کو ایسی حالت میں وفات دے کہ اس کی وفات کی گھڑی اس کی زندگی کی سب گھڑیوں سے زیادہ خوش نصیبی کی گھڑی ہو۔

سیکنڈ فری سمر سکول

(برائے طلباء بی ایس سی)

خدا کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے فری کوچنگ انسٹیٹیوشن کے زیر اہتمام بی ایس سی کے طلباء اور ان طلباء کے لئے جو انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے چکے ہیں کوالیفائیڈ اساتذہ سے راہنمائی فراہم کرنے کے لئے کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاسز مندرجہ ذیل مضامین میں یکم جولائی بروز ہفتہ سے ۷:۳۰ بجے شروع ہوا کریں گی۔

۱:۔ میتھ اے کورس
۲:۔ میتھ بی کورس
۳:۔ فزکس
۴:۔ سٹیٹ
۵:۔ اکنامکس

سمر سکول ہر جمعرات کو ۹:۰۰ بجے ہر خاص و عام کے لئے جدید سائنسی مصنوعات پر لیکچرز کا اہتمام بھی کرے گا۔

خواہشمند طلباء مزید معلومات داخلہ فارم اور پراسپیکٹس کے لئے شام کو دفتر مقامی سے اور ۹ سے ۱۱ بجے تک خلافت لائبریری سے رابطہ قائم کریں۔

(ناظم امور طلباء مجلس مقامی)
خدام الاحمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۰۳:- میں مرزا بشیر دین فخر احمد ولد ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب قوم مغل برلاس پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 19 3/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مرزا بشیر دین فخر احمد P/O Box 64 ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد نمبر۱ مرزا عبدالصمد احمد۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹۔

مسل نمبر ۲۷۰۰۴:- میں خالدہ عباسی بنت مظفر حسین عباسی قوم عباسی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر 49 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) نقد رقم ۴۰۰/ روپے (۲) طلائی کوکا مالیتی ۵۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1 1/89 سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ خالدہ عباسی بنت مظفر حسین عباسی کوارٹر 49 ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمود احمد عباسی برادر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ انور حسین عباسی برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۰۵:- میں حمیدہ بیگم زوجہ خلیل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/19 دارالعلوم غربی 3 ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 8 2/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ نمبر 6/13 برقبہ ایک کنال مالیتی 71000/ روپے (۲) حق مہر مبلغ 300/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ حمیدہ بیگم اہلیہ خلیل احمد۔ 15/19 دارالعلوم غربی 3۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام نبی شاہد وصیت نمبر۔ ۱۹۹۶۱ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری خلیل احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۹۸۸۷۔

مسل نمبر ۲۷۰۰۶:- میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ایوان محمود ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 17 3/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) طلائی بالیاں 5 گرام مالیتی 1300/ روپے (۲) کوکا مالیتی 300/ روپے (۳) حق مہر وصول شدہ 2000/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب کوارٹر ایوان محمود ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شیخ محمد سلیم وصیت نمبر ۱۹۹۷۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۰۸۶۰۔

مسل نمبر ۲۷۰۰۷:- میں مطہرہ یاسمین فاروقی زوجہ رفیع احمد فاروقی قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 5 7/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 20,000/ روپے (۲) زیورات طلائی وزنی 6 تولہ 7 ماشہ ایک رتی مالیتی 30,616/ روپے (۳) سلائی مشین مالیتی 500/ روپے (۴) ترکہ والد مکان واقع چنیوٹ مالیتی 50,000/ روپے میرا حصہ 1/12 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ مطہرہ یاسمین فاروقی زوجہ رفیع احمد فاروقی مکان 29/26، 7 نہال سنگھ سٹریٹ گوالمنڈی کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ رفیع احمد فاروقی وصیت نمبر ۲۲۵۲۲ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ مجید احمد ولد چوہدری نواب دین 11/17 دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۰۸:- میں حنیفہ بیگم زوجہ محمد اعجاز علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 132/9-L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 18 12/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۰۰/ روپے وصول شدہ (۲) زیور طلائی بالیاں وزنی 5 ماشہ مالیتی 1300/ روپے (۳) ۱۱ کنال زمین واقع چک 15/63 تھانہ بڑا گھر ضلع شیخوپورہ اس وقت مجھے مبلغ 850/ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حنیفہ بیگم زوجہ محمد اعجاز علی صاحب چک 132/9-L ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر۱۔ محمد اعجاز علی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۸۶۰۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ فاروق احمد پسر موصیہ وصیت نمبر ۲۶۰۱۳۔

"وقفِ نو" کے متعلق ضروری ہدایت

جو والدین وقف کے متعلق خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھیں وہ مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کیا کریں۔

۱۔ اپنا نام اور پورا پتہ
۲۔ بچے کی والدہ کا نام
۳۔ بچے کا پورا نام
۴۔ بچے کی تاریخ پیدائش
۵۔ موجودہ اور مستقل پتہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں رحمت کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد

آل ربوہ اطفال الاحمدیہ کرکٹ ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۲ جون بروز جمعۃ المبارک کو دارالرحمت شرقی الف کی گراؤنڈ پر ہوا جس کے مہمان خصوصی ناظم صاحب اطفال محترم محمد سلیمان احمد صاحب تھے۔

ٹورنامنٹ لیگ سسٹم کی بنیاد پر کھیلا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ سے ۱۶ حلقوں کی ٹیموں نے حصہ لیا اور اختتامی میچ تک ٹوٹل ۳۲ میچ کھیلے گئے۔ فائنل میچ دارالرحمت وسطی اور دارالنصر وسطی کے مابین کھیلا گیا۔ جو دارالرحمت وسطی نے جیتا۔

اس ٹورنامنٹ کی سرپرستی اور نگرانی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی نے کی۔ جبکہ ٹورنامنٹ کمیٹی کے عہدیداروں میں رشید احمد صاحب چوہدری (چیئرمین) نسیم احمد (وائس چیئرمین) منصور احمد صاحب (سیکرٹری) عبدالقدوس صاحب (صدر) اور منصور ڈوگر صاحب (نائب صدر) کے نام شامل تھے۔

اس ٹورنامنٹ کا خاص مقصد اطفال میں اچھی کھیلوں کی طرف رغبت پیدا کرنا اور نظم وضبط کا صحیح شعور پیدا کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ربوہ الیون کی تشکیل کرنا تھا۔

اختتامی تقریب میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب مہمان خصوصی تھے۔ اور انہوں نے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اور دعا کروائی۔

اس طرح یہ ٹورنامنٹ ۱۴ جون ۱۹۸۹ء خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

خضاب سے نجات اور بالوں کی حفاظت کیلئے
پیرنگ شیمپو
استعمال کیجئے
قیمت ۲۹/- روپے
اپنے کپڑوں کی صفائی اور حفاظت کیلئے
پیرنگ واشنگ پاؤڈر
استعمال کیجئے
قیمت ۲۴/- روپے فی کلو
اپنے قریبی دکاندار سے طلب فرمائیں
پوسٹ بکس ۴۱
ربوہ

رَستگار

قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ الفضل کی ایک اشاعت میں رستگار لفظ کی پہلی ر پر پیش ڈال دی گئی تھی۔ دراصل یہ لفظ ر کی زبر سے ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض اردودان اصحاب اس خیال کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر کسی دوسری زبان کا لفظ اردو میں رائج ہوگیا ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ اردو کے اساتذہ نے اسے کس طرح استعمال کیا ہے جس طرح انہوں نے استعمال کیا ہوگا اسی طرح اُردو زبان والے اسے استعمال کرنا درست سمجھیں گے چاہے اصل زبان میں اس لفظ کے استعمال سے وہ مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ اور شاید اسی بات کے پیش نظر بعض اردو کی لغات میں رستگار کا لفظ ر کی پیش سے تحریر کیا گیا ہے۔ لیکن اس بات کا ہمیشہ خیال رہنا چاہیئے کہ اگر زیر زبر وغیرہ بدلتے میں معانی میں فرق آجائے تو کسی صورت میں بھی لفظ کی ہیئت کو بدلنا درست نہ ہوگا

اس وضاحت کے ساتھ گزارش ہے کہ احباب رستگار کو (ر) کی پیش کی بجائے زبر سے پڑھیں۔

یعنی (رَستگار)

(ادارہ)

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ---- ۱۵/ روپے
۶۰ گرام ---- ۴۵/ روپے
پوسٹ بکس ۶۰
فون ۶۳۴
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

بواسیر کورس
PILES COURSE
قیمت فی کورس ۴۰/-
ڈاک خرچ علاوہ
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ
بھجوا کر منگوائیں۔
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

خبریں

پنجاب کے صوبائی وزیر مواصلات نے پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ اگر کوئی ضلع کونسل اپنے نزدد بجٹ کی وجہ سے اپنی کسی سڑک کو پیپلز ورکس پروگرام کے تحت بنانے کے بارے میں این او سی دے دے تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ صوبائی وزیر کا یہ بیان صوبے میں پیپلز ورکس پروگرام کی اجازت سمجھا جا رہا ہے۔ جبکہ اس سے قبل پنجاب کی حکومت اس پروگرام کی مخالف سمجھی جاتی تھی۔

سندھ کے وزیر اعلیٰ سید قائم علی شاہ نے ملک کے صنعت کاروں کے سب سے بڑے گروپ نائنتھ فلور کے اراکین کی صدر مملکت جناب غلام اسحٰق خان صاحب سے ملاقات پر سخت اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملاقات سیاسی نوعیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی نظام کو ناکام بنایا جا رہا ہے اور میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔

آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی کے صدر میر خلیل الرحمٰن نے کہا ہے کہ پریس کی آزادی کے لئے حکومت کی طرف سے کئے گئے اقدامات درست ہیں۔

فارموسا ائیر لائنز کا مسافر بردار طیارہ آبادی پر گر کر تباہ ہوگیا۔ بارہ افراد ہلاک ہوگئے۔

کابل میں متعین روسی سفیر یولی ورنسٹوف نے کہا ہے کہ سوویت یونین افغانستان میں جنگ بندی کیلئے دونوں سپر طاقتوں کے درمیان افغانستان کے دونوں فریقوں کو اسلحہ کی سپلائی بند کرنے کے معاہدے پر دستخط کرنے کو تیار ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ یہ ثابت کرنے میں ناکام ہوگیا ہے کہ وہ جنگ بند کرانا چاہتا ہے انہوں نے کہا کہ مجوزہ معاہدہ پر عمل درآمد کی نگرانی اقوامِ متحدہ کرے۔

جنرل ضیاء نے فلسطینی رہنما یاسر عرفات سے خانہ کعبہ کے طواف کے دوران غلافِ کعبہ کا مقدس پردہ تھام کر حلفاً یہ عہد کیا تھا کہ وہ ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی نہیں دے گا۔ یہ بات ایک خط میں کہی گئی تھی جو یاسر عرفات نے جنرل ضیاء کے نام لکھا تھا۔ یہ خط پیپلز پارٹی کے ایک صحافی موسٰی سعید نے پمفلٹ کی صورت میں شائع کر دیا تھا۔ جس پر موسٰی سعید پر بغاوت کا مقدمہ بنا کر اسے تین سال شاہی قلعہ لاہور میں بند رکھا گیا۔

اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر رانا محمد شفیق اور دیگر عہدیداروں نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں جمعیت اہلحدیث کے راہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قتل کی ذمہ داری نواز شریف پر عائد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس قتل سے اپنی بے گناہی کا یقین دلائیں۔

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ وہ اے این پی اور اسلامی جمہوری اتحاد کے مابین کسی معاہدہ کی پابندی نہیں کریں گے کیونکہ انہیں افغان مسئلہ پر اے این پی سے بنیادی اختلاف ہے۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ وہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا ساتھ دیں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلایا جائے۔

ضرورت ڈرائیور
ہمارے ادارے کو ایک مستعد محنتی اور تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ دی جائیگی۔ خواہشمند اپنی درخواستیں صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ بالمشافہ ملاقات کریں۔
حکیم خورشید احمد۔ خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵، ۶، ۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک سے (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے۔
مینیجر — مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶